47682 ـ سر اور راگ کے ساتھ اذان کہنے کا حکم

سوال

کیا راگ لگا کر اذان کہنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اذان میں اس طرح راگ لگانا مکروہ ہے کہ حروف کو اتنا لمبا کردیا جائے وہ اپنی اصل سے نکل جائے، اور اس میں طرب پیدا ہو جائے، یہ اس صورت میں ہے جب اس کا معنی نہ بدلے، لیکن ایسا کرنے سے اگر معنی میں تبدیلی ہو جائے تو حرام ہو گا، اور یہ اذان صحیح نہ ہو گی.

ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے کہ:

ایك مؤذن راگ اور سر لگا کر اذان کہی تو عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کہنے لگے:

سیدھی سادھی اور آرام سے اذان کہو، وگرنہ ہم سے دور ہو جاؤ "

مصنف ابن ابی شیبہ (259).

سمحا کا معنی یہ ہے کہ سر اور راگ مت لگاؤ، اسمع و سمح و سامع اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی معاملہ میں آسانی کرے.

دیکھیں: المغرب فی لغۃ الفقہ لابی المکارم المطرزی الحنفی (234).

اور " المدونۃ " میں ہے:

" مالك رحمہ اللہ تعالی اذان میں سر اور راگ لگانا بہت شدید مکروہ سمجھتے تھے " اھـ

دیکھیں: المدونۃ (1 / 159).

اور کتاب الام میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" میں اذان ترتیل اور تبیین پسند کرتا ہوں، کلام میں نہ تو تمدید (یعنی لمبا کرنا) ہو اور نہ ہی جلد بازی و عجلت " اھـ

دیکھیں: الام (1 / 107).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں ہے:

فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ اذان کھینچ کر لمبی کرنی، اور لہک لہک اور راگ و سر لگا کر اذان دینی، اور شروع یا آخر میں حرکت یا حرف یا مد وغیرہ کو لمبا اور زیادہ کر کے طرب کے ساتھ اذان کہنی مکروہ اور خشوع اور وقار کے منافی ہے.

اور اگر راگ و سر اتنا فحش اور غلط ہو کہ اس سے معنی میں خلل پیدا ہوتا ہو تو بغیر کسی اختلاف کے ایسا کرنا حرام ہے، کیونکہ روایت کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہنے لگا: میں آپ سے اللہ تعالی کے لیے محبت کرتا ہوں، تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے:

میں اللہ تعالی کے لیے تجھ سے ناراض ہوں اور تجھ سے بغض رکھتا ہوں، تم اذان میں راگ اور سر لگاتے ہو.

حماد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: یعنی طرب کے ساتھ لہک لہک کر اذان دیتا تھا. اھـ

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (6 / 12).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی لحن کے ساتھ اذان دینے والے کے متعلق کہتے ہیں:

(یعنی جو طرب کے ساتھ اذان کہے گویا کہ گانے کے الفاظ کھینچ رہا ہے یہ اذان تو ہو جائیگی لیکن مکروہ ہے)

اور ان کا کہنا ہے: (لیکن لحن - جو کہ عربی قواعد کے مخالف ہو - کی دو قسمیں ہیں:

ایک قسم تو ایسی ہے جس کے ساتھ اذان صحیح نہیں، وہ قسم جس کے ساتھ معنی بدل جائے)

اور ایک قسم جس کے ساتھ اذان تو صحیح ہے لیکن مکروہ ہے، یہ وہ قسم ہے جس کے ساتھ معنی تبدیل نہیں ہوتا، چنانچہ اگر مؤذن " اللہ اکبار " کہے تو یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ اس سے معنی بدل جاتا ہے، کیونکہ اکبار کبر کی جمع ہے، جس طرح اسباب سبب کی جمع، اور یہ طبل ہے) انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 62).

اور شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اذان میں مطلوبہ مد سے زائد نہیں کھنچنا چاہیے، اور اگر اس سے معنی بدل جائے تو اذان باطل ہو جائیگی، اور حروف مد کو لازم مد سے زیادہ نہیں کھینچنا چاہیے، حتی کہ اگر حرکات کو کھینچا جائے اور اس سے معنی بدل جائے تو صحیح نہیں، وگرنہ مکروہ ہے). انتہی

ماخوذ از: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (2 / 125).

حاصل یہ ہوا کہ: اذان میں سر اور راگ لگانا مکروہ ہے، اور بعض اوقات اذان کو باطل بھی کر دیتا ہے، یعنی اگر معنی تبدیل ہو جائے تو باطل ہو گی.

واللہ اعلم .